اَعجبُ الاِمدادِ فِی مُکفّراتِ

حُقوقِ العِبادِ



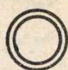
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

رِضا اکیڈیمی (رجسٹرڈ)

لاہور ——— پاکستان

اَعجَبُ الاِمدَادِ فِی مُکَفِّرَاتِ

حُقُوقِ العِبَادِ



اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

رِضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)

لاہور —— پاکستان

سلسلۂ مطبوعات نمبر۔ گیارہ

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)

نام کتاب ________ حقوق العباد

تصنیف ________ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر ________ رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)

مطبع ________ احمد سجاد آرٹ پریس۔ موہنی روڈ۔ لاہور

ھدیہ دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی رجسٹرڈ لاہور

پتہ

رضا اکیڈمی۔ رجسٹرڈ۔ لاہو مسجد رضا

محبوب روڈ۔ چاہ میراں۔ لاہور ۳۹



اَعجَبُ الاِمدَادِ فِی مُکَفِّرَاتِ حُقُوقِ العِبَادِ ۱۳۱۰ھ

عجیب ترین امداد، حقوق العباد کا کفارہ بننے والی چیزوں کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حق العباد بھی کسی طرح معاف رہتا ہے بغیر اس کے معاف کئے جس کا حق ہے۔ ارقام فرمائیں، اور حق العباد (بندوں کا حق[1]) کس قدر ہیں۔ بیّنوا توجروا[2]

الجواب

حق العبد وہ مطالبہ مالی ہے کہ شرعاً اس کے ذمہ میں کسی کے لئے ثابت ہو اور ہر وہ نقصان و آزار جو بے اجازت شرعیہ کسی قول، فعل، ترک سے کسی کے دین، آبرو، جان، جسم، مال یا صرف قلب کو پہنچایا جائے تو یہ دو قسمیں ہوئیں، اول کو دیون[3] ثانی کو مظالم، ان دونوں کو تبعات[4] اور کبھی دیون بھی کہتے ہیں، ان دونوں قسموں میں نسبت عموم خصوص من وجہ ہے۔ یعنی کہیں تو دین پایا جاتا ہے مَظلِمہ نہیں، جیسے خریدی چیز کی قیمت، مزدور کی اجرت، عورت کا مہر وغیرہ دیون کہ عقود جائزہ شرعیہ سے اس کے ذمہ لازم ہوئے اور اس نے ان کے ادا میں کمی و تاخیر نا روا برتی یہ حق العبد تو اس کی گردن پر ہے، مگر کوئی ظلم نہیں ——— اور کہیں مظلمہ پایا جاتا ہے دین نہیں جیسے کسی کو مارا، گالی دی، برا کہا غیبت کی کہ اس کی خبر اسے پہنچی یہ سب حقوق العبد و ظلم ہیں مگر کوئی دین واجب الادا نہیں ——— اور کہیں دین و مظلمہ دونوں ہوتے ہیں۔ جیسے کسی کا مال چرایا، چھینا، لوٹا، رشوت، سود جوئے میں لیا یہ سب دیون بھی ہیں اور ظلم بھی ——— قسم اول میں تمام صُوَر و عقود مطالبہ مالیہ داخل ——— دوسری میں قول و فعل و ترک کو دین آبرو جان جسم مال قلب میں ضرب دینے سے اٹھارہ انواع حاصل، ہر نوع صدہا صورتوں کو شامل، تو کیوں کر گنا سکتے ہیں کہ حقوق العباد کس قدر ہیں۔ ہاں ان کا ضابطۂ کلیہ بتا دیا گیا ہے کہ ان دو قسموں سے جو امر جہاں پایا جائے اسے حق العبد جانئے۔ پھر حق کسی قسم کا ہو جب تک صاحب

[1] بیان کیجئے اور اجر پایئے ۱۲ [3] دیون۔ دَین بمعنی قرض کی جمع ہے اور مظالم، مَظلِمہ کی جمع ہے بمعنی ظلم۔ ۱۲ [4] تبعات کہ تبعۃ کی جمع ہے بمعنی تاوان ۱۲۔

حق معاف نہ کرے معاف نہیں ہوتا ——— حقوق اللہ میں تو ظاہر کہ اس کے سوا دوسرا معاف کرنے والا کون، وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ ہ کون گناہ بخشے اللہ کے سوا۔ الحمد للہ کہ معافی کریم غنی قدیر رؤف رحیم کے ہاتھ ہے۔ وَالْکَرِیْمُ لَا یَأْتِیْ مِنْهُ اِلَّا الْکَرَمُ[له] ——— اور حقوق العباد میں بھی ملک دیّان عَزَّ جَلَالُہٗ نے اپنی دار العدل کا یہی ضابطہ رکھا ہے کہ جب تک وہ بندہ معاف نہ کرے معاف نہ ہوگا، اگرچہ مولیٰ تعالیٰ ہمارا اور ہمارے جان و مال و حقوق سب کا مالک ہے، اگر وہ بے ہماری مرضی کے ہمارے حقوق جسے چاہے معاف فرما دے تو بھی عین حق و عدل ہے کہ ہم بھی اسی کے اور ہمارے حق بھی اسی کے مقرر فرمائے ہوئے ——— اگر وہ ہمارے خون و مال و عزت وغیرہ کو معصوم و محترم نہ کرتا تو ہمیں کوئی کیسا ہی آزار پہونچاتا ہم کو بھی ہمارے حق میں گرفتار نہ ہوتا، یونہیں اب اس حرمت و عصمت کے بعد بھی جسے چاہے ہمارے حقوق چھوڑ دے ہمیں کیا مجال عذر ہے ——— مگر اس کریم رحیم جَلَّ وَعَلَا کی رحمت کہ ہمارے حقوق کا اختیار ہمارے اختیار رکھا ہے۔ بے ہمارے بخشے معاف ہو جانے کی شکل نہ رکھی کہ کوئی ستم رسیدہ یہ نہ کہے کہ اے مالک میرے! میں اپنی داد[له] کو نہ پہونچا ——— حدیث میں ہے حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَةٌ فَدِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ مِنْهُ شَیْئًا وَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَؤُ اللّٰہُ بِہٖ شَیْئًا وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُ اللّٰہُ مِنْهُ شَیْئًا فَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ شَیْئًا فَالْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَا یَعْبَؤُ اللّٰہُ بِہٖ شَیْئًا ظُلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَهٗ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ رَبِّہٖ مِنْ صَوْمِ یَوْمٍ تَرَکَهٗ اَوْ صَلٰوۃٍ تَرَکَهَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَغْفِرُ ذٰلِکَ اِنْ شَاءَ وَیَتَجَاوَزُ وَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَا یَتْرُکُ اللّٰہُ مِنْهُ شَیْئًا فَظَالِمُ الْعِبَادِ بَیْنَهُمُ الْقِصَاصُ لَا مَحَالَةَ۔

یعنی دفتر تین ہیں ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ بخشے گا اور ایک دفتر کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں اور ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا۔ وہ دفتر جس میں اصلا معافی کی جگہ نہیں وہ تو کفر ہے کہ کسی طرح نہ بخشا جائے گا اور وہ دفتر جس کی اللہ عز و جل کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا گناہ ہے خالص اپنے اور اپنے رب کے معاملے میں کہ کسی دن کا روزہ ترک کیا یا کوئی نماز چھوڑ دی اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے معاف کر دے اور در گذر فرمائے اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم ہے کہ اس میں ضرور بدلہ ہونا ہے

له اور کریم یعنی مہربان سے کرم ہی صادر ہوتا ہے ۱۲ ن له انصاف ۱۲

رَوَاہُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِی الْمُسْنَدِ وَالْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ الصِّدِّیْقَۃِ [1]
رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا۔

یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَھْلِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُقَادُ لِلشَّاۃِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاۃِ الْقَرْنَاءِ تَنْطَحُھَا۔

بیشک روز قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے یہاں تک کہ منڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے۔

رَوَاہُ الْاَئِمَّۃُ اَحْمَدُ فِی الْمُسْنَدِ وَمُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْبُخَارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ [2]
وَالتِّرْمِذِیُّ فِی الْجَامِعِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

ایک روایت میں فرمایا ـــ حَتّٰی لِلذَّرَّۃِ مِنَ الذَّرَّۃِ ـــ یہاں تک کہ چیونٹی سے چیونٹی کا عوض لیا جائے گا ـــ رَوَاہُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ۔ [3]

پھر وہاں روپے اشرفیاں تو ہیں نہیں کہ معاوضۂ حق میں دی جائیں طریقہ ادا یہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں صاحب حق کو دی جائیں گی اگر ادا ہوگیا غنیمت ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائیں گے۔ یہاں تک کہ ترازوئے عدل میں وزن پورا ہو، احادیث کثیرہ اس مضمون میں وارد، ازانجملہ حدیث صحیح مسلم وغیرہ [4] ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْھَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوۃٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا وَقَدْ قَذَفَ ھٰذَا وَاَکَلَ مَالَ ھٰذَا وَ

یعنی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو مفلس کون ہے؟ ـ صحابہ نے عرض کی ہمارے یہاں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس زر و مال نہ ہو فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز روزے زکوٰۃ لے کر آئے اور یوں آئے اسے گالی دی، اسے زنا کی تہمت لگائی، اس کا مال کھایا، اس کا خون

---

[1] اس حدیث کو امام احمد نے مسند میں اور حاکم نے مستدرک میں حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کو امام احمد نے مسند میں اور امام مسلم نے صحیح میں اور امام بخاری نے ادب مفرد میں اور امام ترمذی نے جامع الترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ۱۲ منہ

[3] اس حدیث کو امام احمد صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ۱۲ منہ

[4] انہیں میں سے ۔۱۲

سَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطِي هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ اَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔

گرایا، اسے مارا، تو اس کی نیکیاں اسے دی گئیں، پھر اگر نیکیاں ہو چکیں اور حق باقی ہیں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈالے گئے، پھر جہنم میں پھینک دیا گیا۔ والعیاذ باللہ سبحنہ تعالیٰ۔

غرض حقوق العباد بے ان کی معافی کے معاف نہ ہوں گے ولہذا مروی ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا۔ غیبت زنا سے سخت تر ہے۔ کسی نے عرض کی یہ کیوں کر، فرمایا۔

اَلرَّجُلُ يَزْنِيْ ثُمَّ يَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَ لَهٗ صَاحِبُهٗ

زانی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمائے اور غیبت والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ نہ بخشے جس کی غیبت کی ہے۔

رَوَاهُ[له] ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا فِي ذَمِّ الْغِيْبَةِ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْهُمَا عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ۔

پھر یہاں معاف کرا لینا سہل ہے قیامت کے دن اس کی امید مشکل کہ، وہاں ہر شخص اپنے اپنے حال میں گرفتار، نیکیوں کا طلبگار، برائیوں سے بے زار ہوگا۔ پرائی نیکیاں اپنے ہاتھ آتی اپنی برائیاں اس کے سر جاتی کسے بری معلوم ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ حدیث میں آیا۔ ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین آتا ہوگا روز قیامت اسے لپٹیں گے کہ ہمارا دین دے وہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں یعنی شاید رحم کریں وہ تمنا کریں گے کاش اور زیادہ ہوتا۔

الطبرانی[له] عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، يَقُوْلُ اِنَّهٗ يَكُوْنُ لِلْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا دَيْنٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَتَعَلَّقَانِ بِهٖ فَيَقُوْلُ اَنَا وَلَدُكُمَا فَيَوَدَّانِ وَيَتَمَنَّيَانِ لَوْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

له اس حدیث کو ابن ابی الدنیا نے "ذمّ الغیبۃ" اور امام طبرانی نے اوسط میں حضرت جابر بن عبداللہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی اور امام بیہقی نے ان دونوں سے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ۱۲

له یہ حدیث امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ باقی عبارت کا ترجمہ اوپر گذر چکا ۱۲ (مترجم)

جب ماں باپ کا یہ حال تو اوروں سے امید خام خیال۔ ہاں کریم و رحیم مالک مولیٰ جَلَّ جَلالُہٗ و تبارک و تعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بہا قصورِ جنت معاوضہ میں عطا فرما کر عفوِ حق[لہ] پر راضی کر دے گا۔ ایک کرشمۂ کرم میں دونوں کا بھلا ہو جائے گا، نہ اِس کی حسنات اُسے دی گئیں نہ اُس کی سیئات اِس کے سر رکھی گئیں، نہ اس کا حق ضائع ہونے پایا بلکہ حق سے ہزاروں درجے بہتر و افضل پایا، رحمت حق کی بندہ نوازی، ظالم ناجی مظلوم راضی۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُّبَارَکاً فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی۔

حدیث میں ہے۔

بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ اِذْ رَأَیْنَاہُ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ ثَنَایَاہُ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ مَا اَضْحَکَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ

یعنی ایک دن حضور پر نور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ناگاہ خندہ فرمایا کہ اگلے دندانِ مبارک ظاہر ہوئے۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان کس بات پر حضور کو ہنسی آئی۔ ارشاد فرمایا۔

رَجُلَانِ مِنْ اُمَّتِیْ جَثَیَا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّ الْعِزَّۃِ فَقَالَ اَحَدُھُمَا یَا رَبِّ خُذْ لِیْ مَظْلَمَتِیْ مِنْ اَخِیْ فَقَالَ اللّٰہُ کَیْفَ تَصْنَعُ بِاَخِیْکَ وَلَمْ یَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِہٖ شَیْءٌ قَالَ یَا رَبِّ فَلْیَحْمِلْ مِنْ اَوْزَارِیْ وَفَاضَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ بِالْبُکَاءِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ذٰلِکَ لَیَوْمٌ عَظِیْمٌ یَحْتَاجُ النَّاسُ اَنْ یُّحْمَلَ عَنْھُمْ مِنْ اَوْزَارِھِمْ فَقَالَ اللّٰہُ لِلطَّالِبِ ارْفَعْ بَصَرَکَ فَانْظُرْ فَرَفَعَ فَقَالَ یَا رَبِّ اَرٰی مَدَائِنَ مِنْ ذَھَبٍ وَقُصُوْرًا مِنْ ذَھَبٍ مُکَلَّلَۃً بِاللُّؤْلُؤِ لِاَیِّ نَبِیٍّ ھٰذَا اَوْ لِاَیِّ صِدِّیْقٍ ھٰذَا اَوْ لِاَیِّ شَھِیْدٍ ھٰذَا قَالَ لِمَنْ اَعْطَی الثَّمَنَ

دو مرد میری امت سے رب العزۃ جَلَّ جَلالُہٗ کے حضور زانو پر کھڑے ہوئے ایک نے عرض کی اے رب میرے میرا اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لئے لے، رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرے گا اس کی نیکیاں تو سب ہو چکیں مدعی نے عرض کی اے رب میرے تو میرے گناہ وہ اٹھا یہ فرما کر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں گریہ سے بہ نکلیں، پھر فرمایا بیشک وہ دن بڑا سخت ہے لوگ اسکے محتا ہوں گے کہ ان کے گناہوں کا کچھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں۔ مولیٰ عزوجل نے فرمایا نظر اٹھا کر دیکھ اس نے نظر اٹھائی کہا اے رب میرے میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے اور محل کے محل سونے کے ترایا موتیوں سے جڑے ہوئے یہ کس نبی کے یا

لہ حق کی معافی ۱۲

قال یارب و من یملك ذلك قال انت تملکه قال بماذا قال بعفوك عن اخیك قال یارب فانی قد عفوت عنه قال الله تعالیٰ فخذ بید اخیك وادخل الجنة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند ذلك اتقوا الله واصلحوا ذات بینکم فان الله یصلح بین المسلمین یوم القیمة۔

یا کس صدیق یا کس شہید کے ، مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ، اُس کے پاس جو قیمت دے ۔ کہا اے رب میرے بھلا انکی قیمت کون دے سکتا ہے فرمایا تو ، عرض کی کیوں کر ، فرمایا یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کردے ۔ کہا اے رب میرے یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا مولیٰ جَلّ مجدہٗ نے فرمایا اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑلے اور جنت میں لے جا ۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے بیان کرکے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے آپس میں صلح کرو کہ مولیٰ عزّ وجلّ قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائے گا ۔

[۱] رواہ الحاکم فی المستدرك والبیهقی فی کتاب البعث والنشور، وابویعلیٰ فی مسندہ وسعید بن منصور فی سننه عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه ۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اِذَا الْتَقَی الْخَلَائِقُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ نَادٰی مُنَادٍ یَا اَهْلَ الْجَمْعِ تَدَارَکُوْا الْمَظَالِمَ بَیْنَکُمْ وَثَوَابُکُمْ عَلَیَّ ۔

جب مخلوق روزِ قیامت بہم ہوگی ایک منادی رب العزۃ جلّ وعلا کی طرف سے ندا کرے گا اے مجمع والو اپنے مظلموں کا تدارک کرلو اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے ۔

[۲] رواہ الطبرانی عن انس ایضاً رضی الله تعالیٰ عنه بسند حسن

اور ایک حدیث میں ہے حضور والا صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے فرمایا ۔

اِنَّ اللهَ یَجْمَعُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ یَا اَهْلَ التَّوْحِیْدِ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَفَا عَنْکُمْ فَیَقُوْمُ النَّاسُ فَیَتَعَلَّقُ بَعْضُهُمْ

یعنی بیشک اللہ عزّ وجلّ روزِ قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائے گا پھر زیرِ عرش سے منادی ندا کرے گا اے توحید والو مولیٰ تعالیٰ نے اپنے حقوق معاف فرمائے لوگ کھڑے ہو کر آپس کے مظالم میں ایک دوسرے سے لپٹیں گے ۔ منادی

[۱] اس حدیث کو امام حاکم نے مستدرک میں ، بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں ، ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں ، اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ۱۲ (مترجم)

[۲] اس حدیث کو امام طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت کیا ہے ۱۲ نعمانی

بَعۡضٍ وَ طَلَبَاتٍ یُنَادِیۡ مُنَادٍ یَا اَھۡلَ التَّوۡحِیۡدِ پکارے گا اے توحید والو ایک دوسرے کو معاف کر دو اور لِیَعۡفُ بَعۡضُکُمۡ عَنۡ بَعۡضٍ وَّ عَلَیَّ الثَّوَابُ۔ ثواب دینا میرے ذمہ ہے۔

رواہ[1] ایضاعن أم ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ دولت کُبریٰ ونعمتِ عُظمیٰ اکرم الاکرمین جَلَّتۡ عَظۡمَتُہٗ اپنے محض کرم وفضل سے اس ذلیل روسیاہ سراپا گناہ کو بھی عطا فرمائے۔ ع

کہ مستحق کرامت گناہ گارانند

اس وقت کی نظر میں اس کا جلیل وعدہ جمیل مژدہ صاف صریح بِالتَّصۡرِیۡحِ یَا کَالتَّصۡرِیۡحِ پانچ فرقوں کے لئے وارد ہوا۔

اوّل حاجی کہ پاک مال پاک کمائی پاک نیت سے حج کرے، اس میں لڑائی جھگڑے اور عورتوں کے سامنے تذکرۂ جماع اور ہر قسم کے گناہ ونافرمانی سے بچے اس وقت تک جتنے گناہ کئے تھے، بشرطِ قبول سب معاف ہو جاتے ہیں، پھر اگر حج کے بعد فوراً مر گیا اتنی مہلت نہ ملی کہ جو حقوق اللہ عزوجل یا بندوں کے اسکے ذمہ تھے۔ انھیں ادا یا ادا کی فکر کرتا تو امید واثق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے تمام حقوق سے مطلقاً درگزر فرمائے یعنی نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہا فرائض کہ بجا نہ لایا تھا ان کے مطالبہ پر بھی قلم عفو الٰہی پھر جائے اور حقوق العباد دیون و مظالم مثلاً کسی کا قرض آتا ہو، مال چھینا ہو، برا کہا ہو، ان سب کو مولیٰ تعالیٰ اپنے ذمۂ کرم پر لے لے۔ اصحابِ حقوق کو روزِ قیامت راضی فرماکر مطالبہ وخصومت سے نجات بخشے، یونہی اگر بعد کو زندہ رہا، یا بقدرِ قدرت تدارکِ حقوق کر لیا ——— یعنی زکوٰۃ دیدی، نماز روزہ کی قضا ادا کی جس کا جو مطالبہ آتا تھا دیدیا جسے آزار پہونچا تھا معاف کرالیا جس مطالبہ کا لینے والا نہ رہا یا معلوم نہیں اُس کی طرف سے تصدق کردیا، یا بوجہ قلتِ مہلت جو حق اللہ عزوجل یا بندہ کا ادا کرتے کرتے رہ گیا اس کی نسبت اپنے مال میں وصیت کر دی غرض جہاں تک طرقِ برأت پر قدرت ملی۔ تقصیر[2] نہ کی تو اس کے لئے امید اور زیادہ قوی کہ اصل حقوق کی تدبیر ہو گئی اور وہ اِثمِ مخالفت، حج سے دھل گیا ——— ہاں اگر بعد حج، باوصف قدرت ان امور میں قاصر رہا تو یہ سب گناہ از سر نو اس کے سر ہوں گے کہ حقوق تو خود باقی ہی تھے ان کے ادا میں پھر تاخیر وتقصیر گناہ تازہ ہوئی اور

[1] اس حدیث کو امام طبرانی نے حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے ۱۲ نعمانی۔

[2] یعنی گنہگار کی راہوں پر ۱۲ کوتاہی ۱۲۔

وہ حج ان کے ازالہ کو کافی نہ ہوگا کہ حج گذرے گناہوں کو دھوتا ہے، آئندہ کے لئے پروانۂ بیقیدی نہیں ہوتا۔ بلکہ حج مبرور کی نشانی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے ——— فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

مسئلۂ حج میں بحمداللہ تعالیٰ یہ وہ قول فیصل ہے جسے **فقیر** غفراللہ تعالیٰ لہٗ نے بعد تنقیح دلائل ومذاہب واحاطۂ اطراف وجوانب، اختیار کیا۔ جس سے اقوالِ ائمہ کرام میں توفیق[1] اور دلائل حدیث وکلام میں تطبیق ہو جاتی ہے اس معرکۃ الآراء بحث کی نفیس تحقیق بعونہٖ تعالیٰ **فقیر** غفراللہ تعالیٰ لہٗ نے بعد ورود اس سوال کے ایک تحریر میں جداگانہ لکھی، یہاں اسی قدر کافی ہے۔ وباللّٰہ التوفیق۔

احادیث۔ ابن ماجہ اپنی "سنن" میں کاملاً اور ابوداؤد مختصراً، اور امام عبداللہ ابن امام احمد زوائد "مسند" اور طبرانی "معجم کبیر" اور ابویعلیٰ "مسند" اور ابن حبان "ضعفاء" اور ابن عدی "کامل" اور بیہقی "سننِ کبریٰ وشعب الایمان، وکتاب البعث والنشور" اور ضیاء مقدسی بافادۂ تصحیح "صحیح مختارہ" میں حضرت عباس بن مرداس، اور امام عبداللہ بن مبارک بسندِ صحیح اور ابویعلیٰ وابن منیع بوجہ آخر حضرت انس بن مالک اور ابونعیم "حلیۃ الاولیاء" اور امام ابن جریر طبری، "تفسیر" اور حسن بن سفیان "مسند"، اور ابن حبان "ضعفاء" میں حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم اور عبدالرزاق "مصنّف"، اور طبرانی "معجم کبیر" میں حضرت عبادہ بن صامت اور دارقطنی وابن حبان حضرت **ابوھریرہ اور ابن مندہ کتاب الصحابہ اور خطیب تلخیص المتشابہ** میں حضرت زید جد عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بطرقِ عدیدہ والفاظ کثیرہ ومعانی متقاربہ راوی

وھٰذا حدیث الامام عبداللّٰہ بن المبارک عن سفیٰن الثوری عن زبیر بن عدی عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال۔

وَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ وَقَدْ کَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَؤُبَ فَقَالَ یَا بِلَالُ اَنْصِتْ لِیَ النَّاسَ فَقَالَ اَنْصِتُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ	یعنی حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا۔ اس وقت ارشاد ہوا اے بلال لوگوں کو میرے لئے خاموش کر۔ بلال

[1] یعنی مصنف نے اس سلسلے میں تمام مذاہب اور اقوال کی چھان بین اور تمام گوشوں کو نظر میں لا کر یہ مسلک اختیار کیا ہے ۱۲ نعمانی

[2] مختلف اقوال میں ایسی جچی تلی بات کہنا کہ سب آپس میں موافق ہو جائیں اور اختلاف کی صورت ختم ہو جائے ۱۲ نعمانی۔

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْصَتَ النَّاسُ فَقَالَ يَا مَعَاشِرَ النَّاسِ أَتَانِي جِبْرِيْلُ اٰنِفًا فَاَقْرَأَنِي مِنْ رَبِّي السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ غَفَرَ لِاَهْلِ عَرَفَاتٍ وَاَهْلِ الْمَشْعَرِ وَضَمِنَ عَنْهُمُ التَّبِعَاتِ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا لَنَا خَاصَّةً قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَلِمَنْ اَتٰى مِنْ بَعْدِكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَثُرَ خَيْرُ اللهِ وَطَابَ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر پکارا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاموش ہو۔ لوگ ساکت ہوئے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہٗ علیہ نے فرمایا اے لوگو! ابھی جبریل نے حاضر ہو کر مجھے میرے رب کا سلام و پیام پہونچایا کہ اللہ عزوجل نے عرفات و مشعر الحرام والوں کی مغفرت فرمائی اور ان کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہوگیا امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ دولت خاص ہمارے لئے ہے؟ — فرمایا تمہارے لئے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لئے، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ عزوجل کی خیر کثیر و پاکیزہ ہے۔ انتہی — والحمد للہ رب العلمین۔

دوم شہید بحر کہ خاص اللہ عزوجل کی رضا چاہنے اور اس کا بول بالا ہونے کے لئے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں ڈوب کر شہید ہو، حدیثوں میں آیا کہ مولیٰ عزوجل خود اپنے دست قدرت سے اس کی روح قبض کرتا اور اپنے تمام حقوق اسے معاف فرماتا اور بندوں کے سب مطالبے جو اس پر تھے اپنے ذمۂ کرم پر لیتا ہے۔

احادیث ابن ماجہ سنن اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت **ابوامامہ** اور ابونعیم حلیہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت **صفیہ بنت عبدالمطلب** اور شیرازی کتاب الالقاب میں حضرت **عبداللہ بن عمرو بن عاص** رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے راوی — واللفظ لابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ[1] قال

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغْفَرُ لِشَهِيْدِ الْبَرِّ الذُّنُوْبُ كُلُّهَا اِلَّا الدَّيْنَ وَيُغْفَرُ لِشَهِيْدِ الْبَحْرِ الذُّنُوْبُ كُلُّهَا وَالدَّيْنُ۔

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ مگر حقوق العباد اور جو دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ و حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِجَاهِهِ عِنْدَكَ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ اٰمِيْن

---

[1] اس حدیث کے الفاظ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں۔ ۱۲

سوم **شہید صبر** یعنی وہ مسلمان سنی المذہب صحیح العقیدہ جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بے کسی و مجبوری قتل کیا سولی دی پھانسی دی کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا بخلاف جہاد کہ مارتا مرتا ہے اس بے کسی و بیدست و پائی زیادہ باعث رحمت الٰہی ہوتی ہے کہ حق اللہ و حق العبد کچھ نہیں رہتا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

احادیث بزار ام المومنین **صدیقہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بسند صحیح راوی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ــــ قَتْلُ الصَّبْرِ لَا یَمُرُّ بِذَنْبٍ اِلَّا مَحَاهُ۔ قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گذرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

نیز بزار **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ــــ قَتْلُ الرَّجُلِ صَبْرًا كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الذُّنُوبِ۔ آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہے

قال المناوی فی التیسیر ظاهره وان کان المقتول عاصیا ومات بلا توبة ففیه رد علی الخوارج والمعتزلة اھ ــــ ورأیتنی کتبت علی هامشه ما نصه اقول بل لا محمل له سواه فانه ان لم یکن عاصیا لم یمر القتل بذنب وان کان تاب فکذلك فان التائب من الذنب کمن لا ذنب له۔

احادیث مطلق ہیں اور مخصص مفقود ــــ وحَدِّثْ عَنِ الْبَحْرِ وَلَا حَرَجَ ــــ اور ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے ــــ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَوْاَنَّ صَاحِبَ بِدْعَةٍ مُكَذِّبًا بِالْقَدَرِ قُتِلَ مَظْلُومًا صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُ جَهَنَّمَ۔

اگر کوئی بد مذہب تقدیر بہ خیر و شر کا منکر خاص حجر اسود و مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے درمیان محض مظلوم و صابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے تاہم اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک اسے جہنم میں داخل کرے ــــ والعیاذ باللہ تعالیٰ ــــ رواہ ابو الفرج فی العلل من طریق کثیر بن سلیم نا انس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فذکرہ۔

چہارم مدیون جس نے بحاجت شرعیہ کسی نیک جائز کام کے لئے دین لیا اور اپنی چلتی ادا میں کمی[۱] نہ کی نہ کبھی تاخیر ناروا روا رکھی بلکہ ہمیشہ سچے دل سے ادا پر آمادہ اور تا حدِ قدرت اس کی فکر کرتا رہا پھر بمجبوری ادا نہ

[۱] کوتاہی ۱۲

ہو سکا اور موت آگئی تو مولیٰ عزوجل اس کے لیے اس دَین سے درگذر فرمائے گا اور روز قیامت اپنے خزانہ قدرت سے ادا فرماکر دائن کو راضی کردے گا اس کیلئے یہ وعدہ خاص اسی دَین کے واسطے ہے نہ تمام حقوق العباد کے لیے۔

احادیث: احمد و بخاری وابن ماجہ حضرت **ابوہریرہ** اور طبرانی معجم کبیر میں بسند صحیح حضرت **میمون کُردی** اور حاکم مستدرک اور طبرانی کبیر میں حضرت **ابوامامہ باہلی** اور احمد و بزار و طبرانی وابونعیم بسند حسن حضرت **عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق** اور ابن ماجہ و بزار حضرت **عبداللہ بن عمرو** اور بیہقی مرسلاً قاسم مولائے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی —— واللفظ[1] لمیمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدَانَ دَیْناً یَنْوِیْ قَضَاءَ ہٗ اَدَّاہُ اللہُ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی دین کا معاملہ کرے کہ اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل اس کی طرف سے روز قیامت ادا فرمادے گا۔

حدیث ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ مستدرک میں یہ ہیں کہ حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں۔

مَنْ تَدَایَنَ بِدَیْنٍ وَّفِیْ نَفْسِہٖ وَفَاءُ ہٗ ثُمَّ مَاتَ تَجَاوَزَ اللہُ عَنْہُ وَاَرْضٰی غَرِیْمَہٗ بِمَا شَاءَ۔

جس نے کوئی معاملہ دین کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر موت آگئی اللہ عزوجل اس سے درگذر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کردے گا۔

نیک وجائز کام کی قید **حدیث** عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ظاہر کہ اس میں ضرورت جہاد و ضرورت تجہیز وتکفین مسلمان و ضرورت نکاح کو ذکر فرمایا بلکہ بخاری تاریخ اور ابن ماجہ سنن اور حاکم مستدرک میں راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللہَ تَعَالٰی مَعَ الدَّائِنِ حَتّٰی یَقْضِیَ دَیْنَہٗ مَالَمْ یَکُنْ دَیْنُہٗ فِیْمَا یَکْرَہُ اللہُ۔

بیشک اللہ تعالیٰ قرضدار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اس کا دین اللہ تعالیٰ کے ناپسند کام میں نہ ہو۔

مجبوری رہ جانے کی قید **حدیث** ابن صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت کہ رب العزۃ جَلَّ وَعَلَا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا تو نے کاہے میں یہ دَین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا عرض کرے گا اے رب میرے!

---

[1] اس حدیث کے الفاظ حضرت میمون کردی کے ہیں ۱۲

توجاتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے ضائع کر دینے کے سبب وہ دین نہ رہ گیا بلکہ ـــــ اِنِّیْ عَنِّیْ اِمَّا حَرْقٌ وَّاِمَّا سَرَقٌ وَّاِمَّا وَضِیْعَۃٌ ـــــ آگ لگ گئی یا چوری ہو گئی یا تجارت میں ٹوٹا پڑا یوں رہ گیا مولیٰ عزوجل فرمائے گا ـــــ صَدَقَ عَبْدِیْ فَاَنَا اَحَقُّ مَنْ قَضٰی عَنْکَ ـــــ میرا بندہ سچ کہتا ہے سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرما دوں ـــــ پھر مولیٰ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی کوئی چیز منگا کر اس کے پلۂ میزان میں رکھ دے گا کہ نیکیاں برائیوں پر غالب آجائیں گی اور وہ بندہ رحمت الٰہی کے فضل سے داخلِ جنت ہوگا۔

پنجم اولیائے کرام صوفیہ صدق ارباب معرفت قُدِّسَتْ اَسْرَارُھُمْ وَنَفَعَنَا اللّٰہُ بِبَرَکَاتِھِمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ کہ بنصِ قطعی قرآن روز قیامت ہر خوف و غم سے سلامت و محفوظ ہیں ـــــ قال تعالیٰ ـــــ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ[1] ۝ تو ان میں بعض سے اگر براہِ تقاضائے بشریت بعض حقوقِ الٰہیہ میں اپنے منصب و مقام کے لحاظ سے کہ ـــــ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْنَ[2]

کوئی تقصیر واقع ہو تو مولیٰ عزوجل اسے وقوع سے پہلے معاف فرما چکا کہ۔

قَدْ اَعْطَیْتُکُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلُوْنِیْ وَقَدْ اَجَبْتُکُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَدْعُوْنِیْ وَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَعْصُوْنِیْ[3]۔

یونہیں اگر باہم کسی طرح کی شکر رنجی یا کسی بندہ کے حق میں کچھ کمی ہو جیسے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مشاجرات کہ ـــــ سَتَکُوْنُ لِاَصْحَابِیْ زَلَّۃٌ یَغْفِرُھَا اللّٰہُ لَھُمْ لِسَابِقَتِھِمْ مَعِیْ[4] ـــــ تو مولیٰ تعالیٰ وہ حقوق اپنے ذمۂ کرم پر لے کر ارباب حقوق کو حکمِ تجاوز فرمائے گا اور باہم صفائی کرا کر آمنے سامنے جنت کے عالی شان تختوں پر بٹھائے گا کہ ـــــ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ[5]۔

اسی مبارک قوم کے سرور و سردار، حضرات اہلِ بدر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ ہیں جنھیں ارشاد

---

[1] سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم (پ ۱۱ ع ۱۲۔ یونس) [2] عام نیکوں کی بعض نیکیاں مقربین کے حق میں گناہ ہوتے ہیں ۱۲ [3] (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) میں نے تم کو تمہارے مجھ سے سوال کرنے سے پہلے ہی دیدیا، اور تمہاری دعا قبول کی تمہارے دعا کرنے سے پہلے اور تم کو معاف کر دیا تقصیر سے پہلے ۱۲ [4] (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا) عنقریب میرے بعض صحابہ سے لغزش ہوگی جسے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا اس وجہ سے کہ انھوں نے پہلے پہل میرا ساتھ دیا ۱۲
(بقیہ آگے)

ہوتا ہے ـــــ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ، جو چاہو کرو میں تمہیں بخش چکا ـــــ انھیں کے اکابر سادات سے حضرت امیرالمومنین عثمٰن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے لئے بارہا فرمایا گیا ـــــ مَا عَلٰی عُثْمٰنَ مَا فَعَلَ بَعْدَ هٰذِهٖ، مَا عَلٰی عُثْمٰنَ مَا فَعَلَ هٰذِهٖ، آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں. آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے۔

حدیث:[1] اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهٗ ذَنْبٌ ـــــ رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ فِيْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ وَالْاِمَامُ الْقُشَيْرِيُّ فِيْ رِسَالَتِهٖ وَابْنُ النَّجَّارِ فِيْ تَارِيْخِهٖ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـــــ کا عمدہ محمل یہی ہے کہ محبوبانِ خدا اول تو گناہ کرتے ہی نہیں، ع ـــــ اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُّحِبُّ مُطِيْعٌ[2] ـــــ وَهٰذَا مَا اخْتَارَهٗ[3] سَيِّدُنَا الْوَالِدُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ـــــ اور احیانا کوئی تقصیر واقع ہو تو واعظ و زاجر الٰہی[4] انھیں متنبہ کرتا اور توفیق اِنابت[5] دیتا ہے پھر۔ اَلتَّائِبُ[6] مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ ـــــ اسی حدیث کا ٹکڑا ہے ـــــ وَهٰذَا مَا مَشٰى عَلَيْهِ الْمُنَاوِيُّ فِي التَّيْسِيْرِ ـــــ اور بالفرض ارادۂ الٰہیہ دوسرے طور پر تجلیِ شان وعفو ومغفرت واظہارِ مکانِ قبول ومحبوبیت پر نافذ ہوا تو عفو مطلق وارضائے اہلِ حق سامنے موجود، ضررِ[7] ذنب بحمد اللہ ہر طرح مفقود ـــــ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَرِيْمِ الْوَدُوْدِ وَهٰذَا مَا ذُقْتُهٗ بِفَضْلِ الْمَحْمُوْدِ۔

(بقیہ صلا کا)
عہ اور ہم نے ان کے سینوں میں سے جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے۔ آپس میں بھائی بھائی ہیں (پ۲۶ ع ۲- حجرات)

[1] جب خدا کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے تو اس کو کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا۔ اس حدیث کو دیلمی نے مسند الفردوس میں اور امام قشیری نے اپنے رسالہ میں اور ابن النجار نے اپنی تاریخ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ۱۲۔

[2] بیشک محب جس سے محبت کرتا ہے اس کا اطاعت گذار ہوتا ہے ۱۲۔

[3] اسی تاویل کو میرے والد گرامی (حضرت مولانا مفتی محمد نقی علی خاں بریلوی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اختیار فرمایا ہے ۱۲

[4] خدا کی طرف سے تنبیہ کرنے والا ۱۲۔ [5] رجوع کی توفیق ۱۲ [6] گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ بے گناہ ۱۲۔

[7] گناہ کا نقصان ۱۲ ۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہٗ کے گمان میں حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ـــــــ یُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ یَا اَھْلَ التَّوْحِیْدِ، الحدیث ـــــــ میں اہل توحید سے یہی محبوبانِ خدا مراد ہیں۔ کہ توحید خالص تام کامل ہرگونہ شرکِ خفی اخفیٰ سے پاک منزہ انھیں کا حصہ ہے، بخلاف اہل دنیا جنھیں عبد الدینار عبد الدرہم، عبد طمع، عبد ہویٰ، عبد رغب فرمایا گیا ـــــــ وقال تعالیٰ، اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوَاہُ[1] ـــــــ اور بیشک بے حصولِ معرفتِ الٰہی، اطاعتِ ہوائے نفس سے باہر آنا سخت دشوار ـــــــ یہ بندگان خدا نہ صرف عبادت بلکہ طلب وارادت بلکہ خود اصل ہستی و وجود میں اپنے رب جَلَّ مَجْدُہٗ کی توحید کرتے ہیں ـــــــ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے معنی عوام کے نزدیک لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہ **خواص** کے نزدیک لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ ـــــــ **اہل بدایت** کے نزدیک لَا مَشْھُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ ـــــــ ان **اخص الخواص** اربابِ نہایت کے نزدیک لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ ـــــــ تو اہل توحید کا سچا نام انھیں کو [illegible] کہ ہم کو علم توحید کہتے ہیں ـــــــ جَعَلَنَا اللّٰہُ تعالیٰ مِنْ خُدَّامِھِمْ وَتُرَابِ اَقْدَامِھِمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَغَفَرَ لَنَا بِجَاھِھِمْ عِنْدَہٗ اِنَّہٗ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ، اٰمین۔

امید کرتا ہوں کہ اس حدیث کی یہ تاویل، تاویل امام غزالی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَالِی سے احسن واَجود ہو وَ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔

پھران سب صورتوں میں بھی جبکہ طریہی برتی گئی کہ صاحب حق کو راضی فرمائیں اور معاوضہ دے کر اسی سے بخشوائیں تو وہ کلیہ ہرطرح صادق رہا کہ حق العبد بے معافیِ عبد معاف نہیں ہوتا ـــــــ **غرض** معاملہ نازک ہے اور امر شدید، اور عمل تباہ اور امل[2] بعید اور کرم عمیم اور رحم عظیم اور ایمان خوف[3] ورجا کے درمیان۔

وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ نَجَاۃِ الْھَالِکِیْنَ مُرْتَجَی الْاٰئِسِیْنَ مُلْتَجَی الْبَائِسِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَاللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ جَلَّ مَجْدُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ

کَتَبَہٗ عَبْدُہُ الْمُذْنِبُ اَحْمَدُ رَضَا الْبَرَیْلَوِیُّ عُفِیَ عَنْہُ بِمُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۴؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۰ھ

---

[1] ترجمہ۔ بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرالیا۔ پ ۲۵ ع ۱۹۔ جاثیہ ۱۲

[2] امید ۱۲ [3] یعنی عذاب کا خوف اور رحمت کی امید دونوں کے درمیان ۱۲

یا اللہ جل جلالہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بیاد

امامِ اہلِ سنت مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ العزیز

مسجدِ رضا

۱۴۰۲ھ
۱۹۸۲ء

محمدی سٹریٹ محبوب روڈ چاہ میراں لاہور

بیاد

شیخ العرب والعجم حضرت شاہ ضیاء الدین احمد قادری رضوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ

مدرسہ ضیاء الاسلام

و

رضا فری ڈسپنسری

مسجدِ رضا محمدی سٹریٹ محبوب روڈ چوک رضا
چاہ میراں لاہور ۳۹